سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

نظامِ تعلیم کی اصل بنیاد کیا ہونی چاہیے؟

نحمدہٗ و نصلی علی رسوله الکریم فعن ابی هریرةؓ ان رسول صلعم قال اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الامن ثلثة اشیاء من صدقة جاریة او علم ینتفع منه اوولد صالح یدعواله

(ابی داؤد ج ۲)

محترم حاضرین! گزشتہ جمعہ حدیث مذکورہ کے ضمن میں مکافات عمل اور صدقات جاریہ کے بارہ میں چند معروضات ذکر کیئے تھے جن کا نچوڑ یہی تھا کہ مرنے کے بعد جن اعمال کا اجر وثواب بدستور جاری رہتا ہے۔

نیک اور صالح اولاد:

ان میں ایک اہم اور بڑا وسیلہ وذریعہ نیک وباکردار اولاد جو والدین کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد بھی ان کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے دعوات کو اپنا وظیفہ حیات بنا دیں اولاد کی یہی قسم انبیاء کی اس دعا کی ''کہ اے رب ہم کو آپ عطا فرما اپنی طرف سے نیک اولاد آپ ہی دعاؤں کا سننے والا ہے' کا حقیقت میں مصداق بنے گی' لیکن یہ یاد رکھیں کہ اولاد کے اس اعلیٰ منصب پر فائز ہونے میں سب سے زیادہ عمل دخل والدین ہی کا ہے کہ پیدائش کے بعد ان کی پرورش کس انداز میں کی۔ جس کے نتیجہ میں یہ صدقہ جاریہ بن سکتے ہیں' یا الٹا والدین بھی ان کی وجہ سے ابدی عذاب میں خدانخواستہ مبتلا ہوتے ہیں'

فتنوں کی یلغار:

تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ قرب قیامت کے جن علامات اور فتنوں کے یلغار کا جو ذکر احادیث مقدسہ میں ہو چکا ہے۔ ان کا عروج ہے' کوئی گلی' محلہ' گاؤں اور شہر ایسا نہیں جو عذاب کا سبب بننے والے گمراہی واسباب' گمراہیوں سے خالی ہے' گویا گناہوں کی طرف دعوت اور رغبت دلانے والے اسباب کا طوفان اور یلغار ہے۔ بڑے بڑے اپنے آپکو باہمت اور اصحاب استقامت سمجھنے والوں کا اس طوفان کے سامنے بند باندھنا تو دور کی بات ہے صرف اپنے اور اپنی اولاد و اہل خانہ کو محفوظ رکھنا بھی جوئے شیر لانے کے مترادف ہے' تا قیامت باقی رہنے والے اور تمام حالات میں نافذ العمل شریعت یعنی دین مصطفوی ﷺ کے سرمدی وابدی ایسے بنیادی اصول وقواعد مقرر فرمائے جس سے بچے کی

شخصیت کا ارتقاء وتعمیر کیلئے ان اصول واحکامات پر عمل کرنے سے عقیدہ واخلاق اور حسن معاشرہ جیسے خصائص کا پیدا ہونا آسان ہو جاتا ہے۔

اولاد کی تربیت اور والدین کا کردار:

جیسے کہ بار بار عرض کرتا چلا آرہا ہوں کہ اولاد جو دنیا کی نعمتوں میں اعلیٰ ترین نعمت ہے' کارآمد تب ہوگی جب ان کے تربیت کرنے والے بھی شریعت کے اعلیٰ صفات کے حامل ہوں' مثلاً ان کا فعل انکے قول کے مطابق ہو' بچوں کو منکرات اور لغویات کے ارتکاب سے منع کرنے کا ورد تو بار بار کر رہے ہیں مگر ان کے سامنے خود ایسے اعمال پر کاربند ہوں جو فحاشی' عریانیت لہو ولعب سے بھرپور ہوں اور اولاد سے توقع رکھیں کہ یہ پاکباز والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک' ان کی خدمت گزار اور ان کیلئے دعا گو ہوگی' اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے علاوہ کچھ نہیں۔ اگر خود صوم وصلوۃ' جماعت سے نماز پڑھنے کا پابند۔ ماموارت پر عمل کرنے والا منکرات سے بچنے والا' اپنے سے عمر میں بڑے بزرگوں کی عزت کرنے والے اور کم عمر افراد سے شفقت ومحبت کرنے والے ہوں تو بچوں کے اذہان پر بھی ان ہی اخلاق حسنہ اور امتیازی اوصاف کا اثر ہوگا اپنے پیدائشی فطرت کے مطابق نشو ونما کے ایک پاکیزہ اور دینی لحاظ سے عمدہ معاشرے کا فرد بن جائے گا۔ دینوی زندگی میں بھی خوش قسمت اور اخروی زندگی بھی خوش نصیبوں کے زمرہ میں شامل ہو کر والدین کے لئے صدقہ جاریہ بن جاتا ہے۔

جب اولاد میں شعور پیدا ہو:

اس کے لئے والدین کا اولین فریضہ یہ کہ بچے جب شعور اور سمجھداری کی عمر کو پہونچ جائیں تو ان کے ایمان اور عقیدہ کی پختگی کے لئے ان کا رشتہ قرآن مجید سے جوڑنے کی کوشش کی جائے۔ جس کے لئے ابتداء میں ناظرہ قرآن اور قرآن کا پڑھنا سیکھنے کا اہتمام ضروری ہے' لڑکا ہو یا لڑکی' والدین مسلمان گھر کے تمام افراد مسلمان اردگرد کا ماحول اسلامی' پھر ایک مسلمان کا بچہ یا بچی بڑا ہو کر قرآن پڑھنے سے عاجز ہو' تو اس سے بڑھ کر تربیت کنندگان اور اولاد کی دینوی اور دینی بدقسمتی اور کیا ہوگی۔ دینی احکامات سے لاعلمی اور غفلت کا نتیجہ ہے آج بھی ہمارے کئی گھرانے ایسے ہیں کہ بچہ کے شعور کی حد کو پہونچتے ہی لاحاصل بے فائدہ الفاظ ان کے زبان پر آنے پر واہ واہ اور خوشی کا اظہار تو کرتے ہیں' مگر اس طرف کوئی دھیان نہیں کہ اگر اس معصوم زبان پر گندے' بے مقصد کلمات جاری ہونے کے بجائے مالک حقیقی کا نام یعنی اللہ اور ایسے الفاظ جو ذکر اللہ پر مشتمل ہوں تو اس کم عمری ہی سے ان کے ایمان کی جھلک اور خوف خدا کی مضبوط اور خوشگوار عمارت کی تعمیر شروع ہو جائے گی۔

قرآن سے محروم لوگ:

میرا کئی ایسی مجالس میں بعض دوستوں سے ملاقات کا اتفاق ہوا جہاں قرآن کی تلاوت جاری ہو' بعض

حضرات یہ کہتے ہوئے تلاوت سے معذرت کر جاتے ہیں کہ ہم نے قرآن کا پڑھنا سیکھا ہی نہیں۔ اس عظیم نعمت سے محرومی پر بے پناہ افسوس ودکھ ہوتا ہے۔

قرآن کے ربط وتعلق کے ساتھ عمر میں جس قدر اضافہ ہورہا ہو' دین وشریعت کے بنیادی واہم اور ضروری احکامات ومسائل وقتاً فوقتاً ان کو ذہن نشین کرا کران پر عمل کرنے اور نہ کرنے کے اجر وسزا سے بھی آگاہ کیا جائے۔ الحمدللہ کہ اب تو دینی مدارس موجود ہیں۔ جو اسلام اور اسلامی نظریات کی حفاظت کے عظیم قلعے ہیں۔

ائمہ مساجد کا لائق تحسین عمل:

مگر اس کے علاوہ ہمارے معاشرہ میں اکثر وبیشتر مساجد کے ائمہ بھی انتہائی قابل قدر ہیں جو اپنی طرف سے اللہ کی خوشنودی کے لئے اپنی ایک ذمہ داری سمجھ کر محلہ کے نابالغ بچوں کو بغیر کسی دنیوی غرض ولالچ کے دن کے کسی حصہ میں ناظرہ وحفظ قرآن سکھانے وپڑھانے کا سلسلہ قائم کئے ہوئے ہیں' کئی نیک بخت یہیں سے قرآن کے پڑھنے سے مالا مال ہوجاتے ہیں' لیکن والدین کے لئے صرف اسی پر انحصار کرکے اپنی ذمہ داری اور مسؤلیت سے فارغ ہونے کا دعویٰ کافی نہیں بلکہ گھر میں بھی اولاد کے لئے تعلیم قرآن کا بندوبست کریں' اسی سے ان کا روحانی وقلبی اور بدنی ربط قرآن سے قائم ہوگا۔

تعلیمی نظام کی اصل بنیاد:

بزرگوں کا قول ہے کہ بچوں کو قرآن کریم کا حفظ کرانے اور قرآن مجید کی تعلیم تمام تعلیمی نظام کی بنیاد ہے۔ کیونکہ یہ دین کے شعائر میں سے ایسا عمل ہے جو عقیدے کو مضبوط اور مستحکم کر دیتا ہے۔ بچپن کا زمانہ فضول لہو ولعب' بے ہودہ ڈرامے بے حیائی پر مشتمل ناولوں' جرائد ورسائل جو ذہنی واخلاقی بربادی کا ذریعہ بن جاتے ہیں' کے پڑھنے سننے اور دیکھنے کی بجائے سید الانبیاء محمد الرسول اللہ کے زرین اقوال' صحابہ' تابعین' اولیاء اور نیک بندوں کے احوال وواقعات سننے' پڑھنے کا عادی بنانا' قرآن وحدیث کی روشنی میں دینی افکار واعمال سے اپنے عمل اور قول کے ذریعہ آگاہ کرنا' والدین کی عظمت ومقام ان کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے اطاعت اور بعد از مرگ ان کے رفع درجات کے لئے مغفرت کی دعوات جیسے مسائل ان کے اذہان میں راسخ کرنے سے صدقہ جاریہ کی حیثیت ان کو حاصل ہوگی۔

بچیوں کی تعلیم وتربیت کا اہتمام:

ہم میں سے کئی ناسمجھ دوستوں کی افراط وتفریط کی وجہ سے میں آپ حضرات کو بار بار یاددہانی کے طور پر عرض کرتا رہتا ہوں کہ اولاد کی تربیت کے بارہ میں یہ معروضات صرف بیٹوں کے لئے نہیں بلکہ بچیوں کے بارہ میں بھی یہی حکم ہے۔ روزمرہ زندگی میں آپ بھی مسلسل دیکھتے چلے آرہے ہیں کہ بچوں کی تعلیم وتربیت کے لئے تو خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے' بچیوں کی تربیت' تعلیم اور صلاح وفلاح میں اکثر غفلت سے کام لیا جارہا ہے۔ جو نہ صرف دینوی زیادتی

بلکہ اخرت میں والدین سے سخت باز پرس ہوگی۔قرآنی تعلیمات واحکامات کے جہاں مرد مخاطب اور عمل کرنے کے پابند ہیں' یہی کیفیت عورتوں کی بھی ہے' ماسوائے دوچار احکامات کے جہاں شریعت پر عمل نہ کرنے پر مردوں کا محاسبہ ہوگا' اسی انداز میں عورتوں سے بھی ان کے ایک ایک عمل کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔پھر از روئے اسلام کوئی وجہ نہیں کہ تعلیم وتربیت کے سلسلہ میں مردوزن میں تفریق کی جائے' اسلام نے عورتوں کو وہ مقام دیا' جس کا دنیا کی غیر مسلم تہذیبیں تصور بھی نہیں کرسکتیں' دینوی زندگی بھی عزت' عفت' حیاء اور پاکدامنی کی اور آخرت میں ان کے مربیوں کا دنیا میں ان کے ساتھ بہترین صلہ واجر سرکار دوعالم ﷺ کے اس فرمان مبارک میں واضح مذکور ہے۔

خواتین کی تعلیم وتربیت پر اجروثواب:

عن ابی سعید الخدریؓ قال قال رسول الله ﷺ من کانت له' ثلاث بناتٍ اوثلاث اخوات اوابنتان او اختان فاحسن صحبتهن واتقی الله فیهن فله الجنة (رواه الترمذی)

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید حذریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس شخص کی تین بیٹیاں یا تین بہن ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا معاملہ رکھے' اوران کے حقوق کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے تو اس کے لئے جنت ہے۔''

رحمۃ دوعالم ﷺ کا ایک اور ارشاد ہے: **عن ابن عباسؓ ومن عال ثلٰث بنات اومثلهن من الاخوات فادبهن ورحمهن حتی یغنیهن الله اوجب الله له' الجنة فقال رجل یا رسول الله او ثنتین قال ثنتین لوقالوا او واحدة لقال واحدة الخ.**

ترجمہ: ابن عباسؓ حضور ﷺ سے روایت کررہے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص تین بیٹیوں یا انہی کی طرح تین بہنوں کی پرورش کرے اور پھر انکی تربیت کرے اوران کیساتھ پیار محبت کرے' یہاں تک کہ اللہ انکو بے پرواہ کردے (یعنی ان کی مزید پرورش کی ضرورت نہ رہے) تو اللہ انکو جنت کا حقدار قرار دیتا ہے۔ایک صحابی نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ یہی اجر دو بیٹیوں و بہنوں کی پرورش پر بھی ملتا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں دو پر بھی یہی اجر ملتا ہے۔اگر صحابہ ایک بیٹی یا بہن کے بارہ میں پوچھتے تو حضور ﷺ وہی جواب دیتے کہتے کہ ہاں ایک پر بھی یہی اجر ملے گا۔

ان احادیث پر غور کرنے سے معلوم ہوجاتا ہے کہ حضور ﷺ اور دین حقہ نے جس طرح مذکر اولاد کی تعلیم و تربیت' اسلامی شعائر واحکامات سکھانے' حسن اخلاق کے اصول اپنانے پر زور دیا ہے' بالکل اسی طرح سلوک وررویہ مونث اولاد یا زیردست رشتہ داروں کے لئے بھی اختیار کرنا ہے' مذکورہ امور میں کسی جنس کو دوسرے پر نہ فوقیت ہے بلکہ اولاد اللہ کی عظیم نعمت ہے' جس میں دونوں برابر ہیں حضور ﷺ نے تو یہاں تک خوشخبری دی کہ جو شخص دو بیٹیوں کی پرورش اور تربیت کرے کہ دونوں حد بلوغ کو پہونچ کر اپنے اپنے گھروں کو آباد کرلیں تو وہ خوش قسمت قیامت کے دن

اس طرح حاضر ہوگا کہ میں اور وہ بالکل قریب ہوں گے درمیانی اور شہادۃ کی انگلیوں کو ملا کر فرمایا کہ اس طرح آپس میں ملے ہوئے۔ اس سے بڑھ کر قسمت والا کون ہوگا جسے محشر کے اندوہناک روز سراپائے رحمت ﷺ سے اتنا قرب حاصل ہو رب العزت مجھے اور آپ کو حضور ﷺ سے اتنے قریب اور رضا کے مقام پر فائز فرمائے۔

بچیوں کے مربی جنت میں داخل:

جو بچہ والدین کی صالح تربیت کی وجہ سے والدین کی موت کے بعد اگر ان کے لئے صدقہ جاریہ بن جائے گا وہی مقام اس بچی کا بھی ہوگا۔ جو والدین کی سرپرستی اور بہترین تربیت کی وجہ سے اپنے مربیوں کے لئے مغفرت کی طلب گار رہتی ہے، لیکن بچی تب والدین کی بخشش کی دعائیں دے گی کہ اس کے ساتھ جاہلیت دور کا سلوک نہ کیا گیا ہو اور نہ بیٹی کو دنیاوی امور میں غیر شرعی طریقہ سے بیٹے پر ترجیح دینے کا مرتکب ہوا ہو مشفق اعظم ﷺ کا ارشاد ہے:

عن ابن عباس ؓ قال قال رسول الله من ولدت له انثى فلم يئدها ولم يهنها ولم يؤثر ولده يعنى الذكر عليها ادخله الله بها الجنة (رواه الحاكم)

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جس شخص کے ہاں لڑکی پیدا ہو پھر وہ نہ تو اسے زندہ دفن کرے اور نہ اس سے ذلت آمیز سلوک کرے اور نہ لڑکوں کو اس پر ترجیح دے، یعنی اس کیساتھ ویسا ہی سلوک کرے جیسا لڑکوں کیساتھ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس حسن سلوک کے بدلے اس مربی کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔

آغاز تعلیم **لا اله الا الله** سے کرو:

محترم بات ہو رہی تھی اولاد کے بارہ میں کہ کون سی اولاد صدقہ جاریہ ثابت ہوگی اپنے والدین کے لئے۔ جیسے عرض کر چکا ہوں کہ اولاد جب تین چار سال کی عمر کو پہونچ جائے گھر ہی میں تعلیم جو مثلاً کلمہ شہادت اور دین کی عام فہم اور آسان مسائل سمجھانے پر محنت شروع کر دی جائے۔ یہاں تو حال یہ ہے کہ اس عمر کو پہونچتے وقت والدین فکر مند ہو جاتے ہیں کہ اس کی زبان کھلتے ہی کسی انگلش میڈیم ادارہ میں داخل کر کے سب سے پہلے اس کے معصوم و پاک زبان پر کتے، چوہے اور بلی کا نام انگریزی میں آجائے۔ جبکہ مسلمان کے لئے تو حضور ﷺ نے یہ تعلیم فرمائی ہے۔

عن عبدالله بن مسعود قال قال رسول الله ﷺ افتحوا على صبيانكم اول كلمة بلا اله الا الله

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود حضور ﷺ سے روایت فرما رہے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اپنے بچوں کو سب سے پہلے کلمہ لا الہ الا اللہ سیکھنے کی تعلیم دو۔

تعلیم کے اثرات: بچے کی فطرت میں نقالی کا مادہ بکثرت موجود ہونے کی وجہ سے جب بار بار اس کے سامنے یہی کلمہ پڑھا جاوے اور اس کے استطاعت کے مطابق اسے سیکھنے اور پڑھنے کی کوشش بھی کی جائے تو بہت جلد اس کی زبان پر ہر وقت یہی کلمہ جاری رہ کر باطن پر ظاہر کا اثر ہونا بھی ضروری ہے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ عمر بڑھنے کے ساتھ

ایمان اس کے دل میں جگہ پکڑ کر اس پر یقین محکم حاصل ہو چکا ہوگا۔ اگر بچپن ہی سے مشنری اداروں اور لادین اساتذہ پر مشتمل تعلیمی اداروں کے حوالہ کر کے خود والدین دینی تربیت سے غافل ہو جائیں تو ایسی اولاد اکثر دین سے بیزار' والدین کی نافرمان' دینی اقدار' اسلام کے بنیادی اصولوں اور اسلامی تہذیب و تمدن سے نہ صرف ناآشنا بلکہ مذاق اڑاتا رہے گا۔ آج یہی کیفیت مسلم گھرانوں کے جدید تعلیم سے آراستہ بچوں میں بکثرت موجود ہے' اور اس جرم میں ان کے ساتھ وہ لوگ جن کے ذمہ ان کی پرورش اور دینی تربیت تھی وہ بھی برابر کے شریک ہیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے

"کلکم راع و کلکم مسؤل عن رعیتہ

"تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔"

اولاد والدین کی رعیت ہے' ان کے اصلاح وفساد کے بارہ میں والدین جواب دہ ہوں گی کہ ان کو راہ راست پر چلانے کے لئے کون سی تدابیر اختیار کیئے گئے۔

آداب کی تعلیم:

بچوں کو سنن' مستحبات اور اسلامی آداب پر عمل کرنے کا خوگر بنانے کے لئے ان احکامات کے ثمرات و نتائج بیان کرنے کا سلسلہ جاری رہنا چاہیے' مثلاً دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے اور بایاں ہاتھ استنجاء و ناک صاف کرنے کے استعمال میں لائیں۔ کھانے سے پہلے شروع بسم اللہ سے کرنی چاہیے۔ کسی کے گھر یا کمرہ میں داخل ہونا بغیر اجازت منع ہے۔ سونے اور نیند سے بیدار ہونے کی دعا' مسجد میں داخل اور خارج ہونے کا مسنون طریقہ بمعہ دعا' کسی مجلس میں شامل ہونے سے پہلے اہل مجلس اور راستے میں ملنے والے ہر مسلمان پر سلام' علماء اور نیک لوگوں کے ہم نشینی کے درجات' بری صحبت کے مضر اثرات' جھوٹ اور تہمت لگانے کی مذمت' سچ اور حق بات کہنے کی فضیلت' کمزور و ناتواں کے ساتھ تعاون' بیت الخلاء میں داخل ہونے اور فارغ ہونے کی دعوات' نماز جو کہ دین کا مرکزی و اہم ستون ہے' اس کی پابندی کے مفید نتائج اور نہ پڑھنے کے مضر اثرات' حلال اشیاء وامور کے حاصل کرنے کی کوششیں اور حرام سے بچنا۔ انسان حتیٰ کہ حیوانات کو بھی بلاوجہ اذیت نہ دینا' اسلام کے امن وسلامتی کا مذہب ہونے کی تفہیم' حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی اہمیت اجاگر کرنا وغیرہ' جیسے احکامات کا بچوں کے سامنے بار بار کہنے سے اچھا اثر ضرور ان کے دل پر پڑے گا۔ شیر اور گیدڑ' کتے اور بلی کے قصے ان کو سنانے سے ان بچوں میں بھی ان جانوروں کی صفات پیدا ہوں گی۔ اس کی بجائے اگر ان کو رحمۃ للعالمین ﷺ' صحابہ کرامؓ' تابعینؒ' تبع تابعینؒ' علماء' اتقیاء ' اولیاء ' مجاہدین اور شہداء کی شجاعت' اخوۃ' علم و تقویٰ و بہادری اور خوف خدا پر مشتمل قصے اور کارہائے نمایاں سنائے جائیں تو ان کو انہی صفات کو اپنانے کی طرف راغب پائیں گے۔

جب بچے خود کو پہچانتے ہیں: ایک بزرگ عالم دین نے اپنے وعظ کے دوران مولانا رومیؒ کی حکایت نقل

کی ہے کہ ایک چرواہے کو جنگل میں شیر کا بچہ ملا۔ اس نے پکڑ کر اس کی پرورش بھیڑ بکریوں کے ساتھ شروع کی' بھیڑ بکریاں عام طور پر بزدل ہوتی ہیں' شیر کا بچہ اس کمزور مخلوق کے درمیان رہنے کی وجہ سے انہی کے صفات بزدلی ونرم خوئی کے رنگ میں رنگ گیا۔ طبیعت ومزاج بھی کمزور جنس کی طرح ہوا۔ ایک دفعہ چشمہ میں پانی پیتے ہوئے اس نے اپنا عکس دیکھ کر معلوم ہوا کہ میں تو بھیڑ بکری نہیں بلکہ شیر کا بچہ ہوں۔ بھیڑ اور شیر کے عادات اور مزاج میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ یہ محسوس کرنے کے بعد وہ اپنے یعنی شیر کی طبیعت اور جبلت کی طرف لوٹ آیا تو اس نے اسی ریوڑ پر حملہ کر کے سب کو تہس نہس کر دیا' یہی کیفیت بچہ کی بھی ہے' اگر اسے بزدل' بداخلاق اور بے دین لوگوں کی صحبت ملی تو ان کے عادات واطوار کا نمونہ بن جائے گا اگر نیک' دین پر مر مٹنے والے' اخلاق پیغمبری سے مالا مال اشخاص کی معیت ملی تو گوہر نایاب کی حیثیت سے سچا پکا اور صحیح العقیدہ مسلمان بن کر والدین اور تمام معاشرہ کیلئے نیک نامی کے ذریعہ گناہوں سے بچنے والا اور نیکیوں کا عادی بن جائیگا۔

صبر وتحمل کی تلقین:

اگر کوئی سرپرست صرف یہ کہہ کر اپنی ذمہ داری سے بری ہونے کی کوشش کرے کہ میں نے تو اپنی اولاد کو صحیح راستہ پر چلنے کی تلقین کئی دفعہ کی مگر وہ راہ راست پر نہ آیا۔ نجات کے لئے کافی نہیں۔ آخرت کا عذاب اور تباہی دنیا کی اذیت اور بربادی سے کئی ہزار گناہ زیادہ ہے' جبکہ مالک کائنات کا حکم ہے کہ اپنے آپ' اولاد اور اہل خانہ کو ایسی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔ دنیا کی آگ اور تباہی جس کی آخرت کی آگ اور بربادی سے کوئی نسبت نہیں۔ اس سے اپنے آپ اور اولاد کو بچانے کے لئے تو ہم لاکھ جتن کرنے پر تیار ہوجاتے ہیں تو کیا واقعی سرپرستوں نے اولاد کو جہنم کی آگ سے بچانے کے لئے وہ وسائل' کوششیں اختیار کیں جو کاوشیں اولاد کو دنیوی تکالیف سے بچانے کے لئے کرتے ہیں۔ جبکہ آخرت کے عذاب سے بچانے کے لئے اگر سردھڑ کی بازی لگانے کا موقع آئے تو اس سے بھی دریغ نہیں کرنا۔ انبیاء صحابہ' تابعین' صلحاء اور اولیاء کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوجائے گا کہ ان مقدس ہستیوں نے اپنے زیر کفالت افراد کو دین کی پٹڑی پر لانے کے لئے کتنی مساعی کیئے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بارہ میں باری تعالیٰ کا فرمان ہے: **وکان یامرو اھلہ باالصلوۃ والزکوٰۃ**

ترجمہ: حضرت اسماعیل علیہ السلام اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کی (ادائیگی) کا حکم دیتے۔

لقمان حکیم کی اپنے بیٹے کو وصیت:

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کی تربیت اور اصلاح اس انداز میں کی جیسے کہ اللہ جل مجدہ کا ارشاد ہے:

واذ قال لقمٰن لابنہ وھو یعظہ یبنی لاتشرک باللہ

ترجمہ: جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ اے بیٹے اللہ کے ساتھ شریک مت ٹھہراؤ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے برخوردار کو دین حقہ اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔

یٰبنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون۔

ترجمہ: اے بیٹے! بیشک اللہ نے تم کو دین منتخب کردیا ہے، اس لئے تم مسلمان بن کر اس دنیا سے رخصت ہو،

یہ وہ طریقے ہیں جسے انبیاء اور قرآن نے وعظ ونصیحت اور تربیت اولاد کے سلسلہ میں اختیار کر کے قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو اپنی اولاد کی اصلاح اسی انداز میں کرنے کی دعوت دی۔

عصری علوم ممنوع نہیں ہیں: اس لمبے بیان کا یہ مطلب نہیں کہ اپنی اولاد کو مکمل عالم بنانا لازمی ہے، اور عصری و دینوی علوم سے بالکل محفوظ رکھنا ہے، بلکہ اسلامی نقطہ نظر سے دنیا میں رہنے کے لئے شرعی حدود میں رہتے ہوئے عصری علوم سے باخبر رہنا بلکہ اس میں غیر مسلم اقوام سے بڑھ کر مہارت حاصل کرنا لازمی ہے۔ زندہ رہنے اور بدن میں قوت آنے کے بعد احکامات ربانی کی ادائیگی ہوگی، جس کے لئے کھیتی باڑی کرنا اس میں جدید ایجادات واکتشافات بھی کرنے ہوں گے۔ صحت حاصل کرنے اور بیماریوں سے بچنے کے لئے طب میں مہارت ضروری ہے۔ اپنے امت کے دفاع کے لئے اس دنیا کے نئی ٹیکنالوجی کو اختیار کرکے، ظالم کے ظلم سے بچا جاسکے گا۔ اسلام کہیں بھی ہاتھ پہ ہاتھ رکھنے کی تعلیم نہیں دیتا۔ اسلام دشمن عناصر کے اسلام پر کئے گئے شبہات ومتعصبانہ اعتراضات کے لئے انہی کی زبان کو سیکھ کر مدلل انداز میں جوابات دینے کی بھی ضرورت ہے۔ لیکن ان تمام دینوی علوم وفنون کو حاصل کرنے کا تعلق صرف اسی دنیا تک محدود ہے۔ مسلم معاشرہ کے اولاد پر یہ لازم ہے کہ تمام جائز دینوی علوم کے اسلحہ سے مسلح ہو کر اپنے خطہ کو ایک ترقی یافتہ اور کفار واغیار سے بے نیاز باعزت، ایمانی قوت سے بھرپور بہادر وجانثار اسلام کی عزت وعظمت کے لئے مرنے مٹنے والے افراد کی حیثیت سے اس دنیا میں زندگی گزاریں۔ یہ سب کچھ تب ہوگا کہ والدین ان کے بچپن ہی سے نشوونما شعور کے دور ہی سے ان کو اسلام کے بنیادی اور اہم عقائد مثلاً توحید، رسالت، انبیاءؑ، صحابہؓ، والدین، عظمت قرآن کی تعلیم، امانت ودیانت، سچائی، گناہوں سے پرہیز، نیکیوں پر عمل پیرا، قیامت، قبر کے سوال وجواب وغیرہ سے ان کے قلب ودماغ میں دین کی حقانیت اجاگر کردیں۔ پھر جیسے لوگوں سے ان کا واسطہ زندگی میں پڑیگا۔ جس معاشرہ میں رہنا ان کی قسمت میں مقدر ہو، صراط مستقیم سے ان کو لادینی کی طرف لانے کا نہ خطرہ رہے گا اور نہ خوف۔ آپ حضرات نے جب ان کو ایک اچھا اور مثالی مسلمان بنانے میں اس انداز سے کوشش کی تو یہی اولاد آپ کے لئے زندگی میں بھی خیر کا ذریعہ اور تمہارے مرنے کے بعد بھی رفع درجات اور مغفرت کی دعائیں کرنے والا صدقہ جاریہ ثابت ہوگا۔

خالق کائنات ہمیں اور آپ سب کو اپنے بچوں کی اسلامی تعلیم ومعاشرہ اور ماحول میں پرورش کرنے کی توفیق نصیب فرمائے آمین۔